

خطبہ عربی میں ضروری ہے



فیض ملت آداب المستند امام اہلنا قریب بہ فیض المستندین

مستند

حضرت علامہ الحاج اعظم مفتی محمد رفیع احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاردی

ماہنامہ

مکتبہ امّ غزالی

ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! نئی پود کا تقاضا ہے کہ خطبہ جمعہ ہر زبان میں ہو، عربی ہو یا اردو، فارسی ہو یا انگریزی یہاں تک کہ پنجابی ہو یا سندھی یا پشتویا سرائیکی وغیرہ وغیرہ۔ اس کی تفصیل تو آئے گی پہلے ناظرین سمجھ لیں کہ یہ بھی ایک قیامت کی نشانی ہے کیونکہ قرب قیامت کی علامت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیوں پہلے بتائی کہ علم اسلام اٹھ جائے گا، جہالت کا غلبہ ہو جائے گا۔ ہمارا دور اسی علامت سے گزر رہا ہے کہ آج ہر مسئلہ پر قیاس آرائی بلکہ زور آزمائی وہی کرتے ہیں جو اردو کی چند کتابیں پڑھ کر غلط راہ پر لگ جاتے ہیں پھر خود تو گمراہ ہیں لیکن دوسروں کو بھی گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور مزید فتنہ و آزمائش یہ کہ وہ دنیوی اعتبار سے بھی ذی اثر ہوتے ہیں اور وہ علمائے کرام جو علم عربی کو سیکھنے میں مشقتیں اٹھاتے اور شب و روز انہک محنت سے اصول اسلاف کے پابند ہیں ان کی تحقیق ملائیت کی زد میں ٹھکرا دیتے ہیں۔ چونکہ علمائے کرام عموماً عوام میں چنداں با اثر اور ذی ثروت بھی نہیں ہوتے اسی لئے ان کی تحقیق تو درکنار ان کے بتائے ہوئے اسلاف کے بیانات بھی ٹھکرا دیئے جاتے ہیں یہی علم کی قلت اور جہل کی کثرت کی نشانی ہے۔ دورِ حاضرہ میں نئے فتنوں میں سے ایک فتنہ خطبہ جمعہ و عیدین اُردو (یا دیگر مروجہ زبان) میں پڑھنا چاہئے۔ دلائل وہی عقلی ڈھکوسلہ کہ جب سامعین نہ سمجھیں گے تو پھر انہیں خطبہ سنانے کا کیا فائدہ وغیرہ۔ یہ بدعت تو جدید طبقہ کے نصیب میں تھی لیکن اسے مزید تقویت غیر مقلدین وہابی نے پہنچائی۔ فقیر کے اسلاف نے جو تحقیق تحریر فرمائی فقیر ان کی نقول ایک جگہ جمع کر کے رسالہ کی صورت میں عوام کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

حضرت علامہ حشمت علی صاحب سنی حنفی قادری بریلوی نے فرمایا

عنوان مذکورہ پر اب سے پہلے نہ کسی نے بحث کی نہ کوئی مضمون لکھا اور نہ سوائے عربی زبان کے دوسری زبانوں میں خطبہ ہونے پر زور دیا، نہ کوئی تحریک کی۔ حالانکہ ہر قرن و زمانہ میں سینکڑوں علماء و فضلاء گزرے، ہزاروں عربی دان ہوئے اور ان سے سوا جاہل بے پڑھے موجود ہے۔ دراصل مسئلہ یہی کتب اکابر امت میں مسطور رہا۔ کیونکہ زمانہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطبہ خالص عربی زبان میں ہوتا چلا آیا ہے اور وہ لوگ اتباع و احیاء سنت کو عزیز رکھتے ہیں۔ اور امور مسنونہ متوارثہ کی اشاعت و ترویج کے درپے رہا کرتے تھے۔ حتیٰ الوسع کوئی کام معارض و مخالف سنت نہیں کرتے تھے مگر آجکل ایک مضمون اس کے متعلق اپریل ۱۹۲۵ء کے صوفی میں نظر سے گزرا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خطبہ کی اصل غرض و غایت و عظم و نصیحت ہے، لہذا خطبہ اسی زبان میں ہونا چاہئے جسے حاضرین سمجھتے ہیں تاکہ حاضرین اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور اس کی اصلی غرض و غایت فوت نہ ہو..... الخ اور اسکی تائید میں چند آیات و احادیث و اقوالِ علمائے پیش کئے ہیں۔ مدیر رسالہ نے علماء و ائمہ مساجد کو اسے پورے غور و فکر سے پڑھنے اور اس کی طرف توجہ کرنے کی تنبیہ کی ہے۔ لہذا ہم نے اسے بغور پڑھا اور اس کے پڑھنے سے جو خیال پیدا ہوا، اسے ظاہر کرنا پڑا۔

اَوَّلًا تو یہ امر مسلم ہے کہ جس طرح سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک قرآن دوسری زبان میں جائز ہے اسی طرح خطبہ، تشہد، تکبیر، اذان وغیرہ اذکار نماز بھی ہر زبان میں جائز ہیں۔ خواہ پڑھنے والا عربی میں انہیں پڑھنے پر قادر ہو یا نہ ہو۔ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک قدرت علی العربیہ جائز نہیں۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک شرط صحت نہیں اور صاحبین کے نزدیک شرط صحت ہے۔ بے عذر دوسری زبان میں صحیح نہیں۔ بناء بریں خواجہ صاحب نے زبان قوم میں خطبہ ہونے کی تو تحریک کی اور ہر زبان میں خطبہ بلا کراہت جائز بتایا اور تائید امام صاحب کا قول نقل کر کے فرمایا، حقی عالموں کو تو اس کے سوا اور کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں خطبہ دینے کا فتویٰ نافذ کریں۔ اسلئے کہ جب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز جو اصل و اساس دین ہے وہ عربی کے سوا دوسری زبانوں میں پڑھنے سے ہو جاتی ہے تو خطبہ جمعہ بدرجہ اولیٰ غیر عربی زبان میں جائز بلا کراہت ہونا چاہئے۔ فان افتتح الصلوۃ بالفارسیۃ او ذبح و سمي بالفارسیۃ و هو یحسن العربیۃ اجراء عند ابی حنیفہ

مگر خطبہ زبانِ قوم میں ہونے کے مفاسد کی طرف خیال نہ فرمایا اور یہ نہ دیکھا کہ امام صاحب نے اصل میں مسئلہ قولِ صاحبین کی طرف رجوع اور عدم جواز پر ان سے اتفاق فرمایا ہے۔ اور محققین فقہاء کرام نے اسے صحیح و معتد و مختار و مفتی بہ بتایا ہے۔ اور قولِ امام صاحب میں بھی مطلق جواز نہیں آیا ہے، بلکہ جواز مع انکراہت و اسأت ہے۔ اور ہمیشہ عربی پڑھنا اور اس کی عادت کر لینا ممنوع ہے۔ ہدایہ میں عبارت منقولہ خواجہ صاحب کے بعد ہی ہے،

الا انه يصير شيئاً المخالفة السنة المتوارثة وقال لا يجزيه الا في الذبيحة و ان لم يحسن العربية اجزاء و يروى رجوع في اصل المسئلة الى قولهما و عليه الاعتماد و اظطيه و التشهد على هذا لا اختلاف مجمع الانهار میں ہے،

ولو كبر بالفارسيته صح مطلقا سواء كان يحسن العربية و كما عند الامام و عند هما لا الا ان لا يحسن العربية و لا صح برجوع الام الى قوله لهما و كذا لو قرأ بهما اي بالفارسيته عاجز الحسن العربية تائيد بالعجز بناء على قولهما و يروى انه رجع الى قولهما و هو الصحيح و عليه الاعتماد اور در المشق شرح ملققی میں ہے،

ولو كبر بالفارسيته صح مع كراهة التحريم على الراجح كما حرره و كذا لو قرأ بها عاجزا عن العربية و هذا قولهما و به قالت الثلاثة و اليه صح رجوع الامام و عليه الفتوى۔ در مختار میں ہے،

و صح شروعه بتسبيح و تهليل كما صح لو شرع بغير العربية اي لسان كان و على هذا الخلاف الخطبة و جميع اذكار الصلوة و الا صح رجوعه الى قولهما و عليه الفتوى۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے،

ولو كبر بالفارسيته جاز سواء كان يحسن العربية و لا الا انه اذا كان يحسنها يكره و على قول ابی يوسف و محمد لا يجوز اذا كان يحسن العربية هكذا في المحيط و على هذا الخلاف جميع اذكار الصلوة اسی میں ہے،

ولا يجوز القراءة بالفارسيته الا بعذر عند ابی يوسف و محمد به يقتی و يجوز عند ابی حنيفة بالفارسيته و باي لسان كان و هو الصحيح و روى رجوعه الى قولهما و عليه الاعتماد هكذا في الهداية و في الاسرار هو الاختيار و في التحقيق هو مختار عامة المحققين و عليه الفتوى كذا في شرح النقاية للشيخ ابی المكارم و هو الاصح هكذا في مجمع البحرين

شرعیہ حاشیہ والہ میں ہے،

و جازت التحریمة بالفارسية و هو قول ابی حنیفة اولاً والاصح رجوع الامام اليها الى قول ابی یوسف و محمد فی عدم جواز الشروع فی الصلوة بالفارسية بغير العاجز عن العربية هذا ايضاً مجروح عنه فی الاصح فانه لو قراء بغير العربية قادراً علی العربية لا يصح باتفاق علی الصحيح كما فی البرهان

مراتی القلاح شرح نور الایضاح میں ہے،

و يصحح الشروع بالفارسية و غيرها من الاحسن ان عجز عن العربية و ان قدر لا يصح شروعه بالفارسية و نحوها ولا قرأته بها فی الاصح فی قول الامام موافقة بهم الان القرآن اسم الاعظم والمضی جميعاً

رد المحتار میں فتح القدیر اور اس میں کافی حاکم سے منقول، ان اعتادوا القراءة بالفارسية (اگر وہ قرآن فارسی کی عادت کریں) اور کفایہ میں ہے، اما لو اعتاد قراءة القرآن بالفارسية وسع منه اشد المنع

حاصل ان عبارات کا یہ ہے کہ اختتام، قرآن، خطبہ، تشہد امام صاحب کے نزدیک پہلے غیر عربی مطلقاً جائز مع اکرایہ نہی اور امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک بلا عذر غیر عربی میں جائز نہ تھی۔ پھر امام صاحب نے اصل مسئلہ میں قول صاحبین کی طرف رجوع فرمایا اور اس کے عدم جواز پر اتفاق کیا، اور وہ صحیح و مفتی بہ و معتمد و مختار ٹھہرا۔ پس خوبہ صاحب کا ایسے قول کو جس سے خود امام نے رجوع فرمایا عوام کے دکھانے بہکانے کو اپنے قول کی تائید میں پیش کرنا اور اس کے موافق صدا بلند کرنا اور قول صحیح و مفتی بہ و متفق علیہ کو چھپانا شانِ علم سے کس قدر بعید اور دیانت سے کتنا گرا ہوا ہے۔

ثانیاً مضمون میں عجیب خلط بحث ہے کہ کہیں تو اسے مذہب امام سے رنگا ہے اور عوام کے دکھانے اور متوجہ کرنے کو قول امام مذکورہ بالا نقل کیا ہے مگر عبارت منقولہ کا اخیر فقرہ **الا انه يصير مسياً لمخالفة السنة اکتوارثہ** خلاف مقصود ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور جائز بلا کراہت ہونا اپنی طرف سے بڑھایا تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ امام صاحب کے نزدیک خطبہ ہر زبان میں بلا کراہت جائز ہے اور کہیں قول صاحبین کو اختیار کیا گیا ہے۔ اور عبارت محیط کو نقل کر کے فرمایا، ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔

محیط سرشتی ملاحظہ ہو،

لو خطب بالفارسیۃ جاز عند ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کل حال و روی بشر عن ابی یوسف
انہ اذا خطب بالفارسیۃ و هو بحسن العربیۃ الا ان یکون ذکر اللہ فی ذلک بالعربیۃ

یعنی اگر پورا خطبہ فارسی میں دیا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بہر صورت جائز ہے۔ البتہ امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ اگر خطیب عربی زبان سے واقف تھا تو پھر جائز نہیں، ہاں ایک صورت میں فارسی زبان میں دینا جائز ہوگا جب حمد و نعت وغیرہ عربی زبان میں ہو، ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔

یہاں خواجہ صاحب اس استثناء کو اپنا مفید مطلب سمجھ کر لائے ہیں اور ذکر سے مراد حمد و نعت لیا، جو اصل خطبہ ہے اور لکھ دیا کہ ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور اس کے اوپر بھی تحریر کیا کہ حمد و ثناء، قرآن و حدیث عربی میں پڑھنے کے بعد ضروریات اور مصالح ملکی کے لحاظ سے لوگوں کو ضروری مسائل کی تعلیم اسی زبان میں دی جائے حالانکہ وہ خواجہ صاحب کے مفید مطلب نہیں، اس میں بلا کراہت ہر زبان میں ہوا تو خطبہ ہو چکا کہ خطبہ اصل میں انہیں چیزوں کا نام ہے حتیٰ کہ اگر خطیب نے حمد و ثناء کر کے نماز جمعہ پڑھائی تو صحیح اور وعظ و نصیحت کر کے نماز پڑھائی تو صحیح نہیں کہ شرط صحابہ جمعہ نہ پائی گئی۔ حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت کے پہلے جمعہ کو صرف حمد باری تعالیٰ کر کے منبر سے اتر آئے اور نماز جمعہ پڑھائی اور کسی صحابی نے انکار نہ کیا، اس لئے کہ امام صاحب کے نزدیک صرف حمد و ثناء پر اقتصار پر خطبہ جائز ہوا۔ تفسیر سراج المنیر میں تحت آیت فاسعوا الی ذکر اللہ ہے،

قال ابو حنیفہ ان اقتصر الخطیب علی مقدار یسمی ذکر اللہ کقوله الحمد لله سبحان الله جار
و عن عثمان اله صغیر المنیر فقال الحمد لله ثم نزل و کان ذلک بحضور الصحابہ فلم ینکر علیہ احد
ہدایہ میں ہے،

فان اقتصر علی ذکر اللہ جاز عند ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بقوله تعالیٰ فاسعوا الی ذکر
امن غیر فصل و عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ قال الحمد فاترج علیہ فنزل و صلی (الفقیہ، امرتسر، ہند)

ازالۂ وہم

۱..... یہ کہ حاضرین جمعہ میں عربی دان نہ ہوں اور بقول معترضین کے اس وقت عربی میں خطبہ پڑھنا عبث ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ ابتداء اسلام میں جبکہ بلا و عجم فتح ہوئے تھے تو عجمیوں میں خطبہ نہ پڑھا جاتا تھا جب تک کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت نہ ہوتی: (۱) یا تو خطیب اس ملک کی زبان سکھ لیتا تب ان کی زبان میں خطبہ پڑھتا (۲) یا ان لوگوں میں ایسا شخص تلاش کر لیا جاتا جو زبان عربی سے واقف ہوتا کہ خطیب و حاضرین کے درمیان وہ ترجمان ہو جاتا، حالانکہ ایسا نہ کیا گیا عربی میں خطبے برابر پڑھے گئے۔

۲..... اگر حاضرین کی بولی میں خطبہ پڑھا جائے تو بعض وقت چند بار خطبہ پڑھنا ہوگا یعنی اگر مثلاً دو بولیوں کے لوگ موجود ہیں تو دو بار اور تین کے ہیں تو تین بار اور چار کے ہیں تو چار بار۔ اسی طرح اگر بیس بولیوں کے لوگ ہیں تو بیس بار پڑھنا لازم ہوگا اور یہ بات بالکل خلاف قواعد شرع کے ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ خطبہ صرف عربی میں ہونا چاہئے کہ سنت متواترہ یہی ہے اور حاضرین کے خطبہ کے معنی سمجھنا درکنار خود خطیب کا معنی سمجھنا بھی شرط نہیں بلکہ حاضرین کا خطبہ سننا بھی شرط نہیں کہ اگر بھرے ہوئے یا اونگھ میں ہوئے یا خطیب سے دور ہوئے تو خطبہ نہیں سنیں گے۔ بس اس مجلس میں حاضر ہونا ہی کافی ہے۔
رد المحتار میں ہے،

لا يشترط نصيحتها كونها مسموعة لهم بل يكفي حضورهم حتى لو بعد وا عنه او ناموا اجزات

تنویر میں ہے،

ولو حمأ مطلب یہ کہ اس جگہ حاضر ہونا ادائے فرض کیلئے کافی ہے۔ ہاں اگر اس کے معنی بھی جانتے ہیں تو نور علی نور ہے۔

عقلی دلیل

میں کہتا ہوں عربی خطبے پر تو ان کو یہ اعتراض سوچھا اور وہاں یہ اعتراض نہ سوچھا جہاں انگریزی زبان میں وکلاء فریقین اور حکام باتیں کرتے ہیں انگریزی زبان میں بحث مقدمہ کی جاتی ہے، انگریزی میں فیصلہ لکھا جاتا ہے، حالانکہ اہل مقدمہ انگریزی سے بالکل نااہل یعنی جاہل ہوتے ہیں۔

یہاں معترض صاحب یہی فرمائیں گے کہ اہل مقدمہ کیوں نہیں انگریزی زبان سیکھتے تاکہ یہ خرابی ان کو پیش نہ آئے، تو ہم بھی یہی عرض کریں گے کہ حاضرین کو چاہئے کہ عربی زبان سیکھیں تاکہ خطبہ کے معنی سمجھ کر اس سے لطف حاصل کریں اور اگر نہیں سیکھتے تو خطیب کو کیا ضرر ہے کہ وہ ان کی وجہ سے اپنی لیاقت علمی کو خاک میں ملائے۔

سبحان اللہ! جس کا سمجھنا ضروری نہیں بلکہ وہاں حضور (حاضری) کافی ہو اس کیلئے تو یہ شہد و مد کہ خطیب حاضرین کا تابع دار ہو جائے اور جس کا سمجھنا نہایت ضروری ہے اس کیلئے کچھ پرواہ نہیں کہ حاضرین اس کا ایک لفظ بھی سمجھیں..... یہ تو بڑی بے انصافی ہے۔

بات یہ ہے کہ ہم نے جہاں تک دیکھا وہ دیکھا کہ اس زمانہ میں بہت سے لوگ مذہب ہی پر حملہ کرتے ہیں۔ منکر اسلام کا تو ذکر ہی کیا ہے جو مسلمان کہلاتے ہیں وہ بھی اس سے خالی نہیں۔ مثلاً شاعر اپنے طور پر، جاہل صوفی اپنے طور پر، گلابی مولوی اپنے طور پر، بعض بے علم بھی اپنے طور پر۔ پھر اس میں وہ اپنی لیاقت جانتے ہیں حالانکہ بعض ان میں سے جہل مرکب میں مبتلا ہیں اور بعض ہٹ دھرمی کے آزار میں گرفتار۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

آزاد خیالی یا ٹیڈی اجتہاد

ہمارے دور میں یہ بے احتیاطی یعنی آزاد خیالی یا ٹیڈی اجتہاد عروج پر ہے۔ اکثر ریٹائرڈ فوجی افسر اور وکلاء اور ڈاکٹر اور پروفیسر صاحبان نت نئے اجتہاد کر کے عوام کو گمراہ کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے۔ دراصل یہ فساد انہیں نیچری مذہب سے ملا ہے۔ چنانچہ اس مذہب کا ایک رکن مولوی ابوالکلام آزاد کے متعلق ذیل مع القاب مضمون ملاحظہ ہو۔

مسئلہ خطبات جمعہ و عیدین

﴿امام الاحرار مولانا ابوالکلام آزاد کے قلم سے﴾

جمعہ کا اجتماع اور حکم خطبہ مسلمانوں کے فلاح و دارین کا وسیلہ عظمیٰ تھا۔ اس سے مقصود یہ تھا کہ ہفتہ میں ایک بار لوگوں کو انکی حالت اور ضرورت کے مطابق ہدایت و ارشاد کی دعوت دی جائے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ایک دائمی ذریعہ بنے۔ خطبہ دراصل ایک وعظ تھا جیسا کہ وعظ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین اور صحابہ کا بھی یہی حال رہا اور تمام عربی حکومتیں جو اس کے بعد قائم ہوئیں ان میں بھی خلفاء و سلاطین کو مساجد کے منبروں پر وعظ کرتے ہوئے تاریخ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ حقیقت خطبہ کیلئے کتب صحاح کے ابواب کے متعلق جمعہ و خطبہ کی احادیث دیکھنی چاہئیں۔ لیکن ہماری اصلی مصیبت ہمارے حالات میں نہیں ہے کہ وہ نتائج ہیں۔ اس کا اصلی منبع ہمارے اعمال کے تحریف و تنح میں ہے کہ وہی علل و اسباب ہیں۔ شخصی حکومتوں کے قیام، عجمی سلاطین کی کثرت، سلطنت خلفائے راشدین کے ضیاع اور جہل و غفلت کے استیلاء نے ہر اسلامی عمل کو ایک لباس ظاہر دے کر اس کی روح حقیقت سلب کر لی ہے۔ خطبہ جمعہ اور عیدین و نکاح کا بھی یہی حال ہے۔

اب خطبے کے معنی یہ رہ گئے ہیں کہ عربی زبان میں ایک چھپی ہوئی کتاب جو بازار سے خرید لی جائے اور الف لیلہ کی طرح اس میں سے ایک خطبہ غلط سا پڑھ کر سنا دیا جائے۔ آواز شدت کر یہہ ہو اور لب و لہجہ میں عربیت پیدا کرنے کیلئے ہر جگہ تفحیم و ثقالت سے کام لیا جائے۔ بعض لوگ قرآن شریف کی حاصل کردہ قرأت کو اس میں بھی صرف کرتے ہیں اور پھر جو شخص ہر لفظ کے آخری حروف کو پوری سانس میں کھینچ کر پڑھ دے وہ سب سے بڑا قاری ہے۔

بسا اوقات غریب پڑھنے والا بھی نہیں جانتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں الف لیلہ کی ایک رات کا افسانہ ہے۔ اقلیوبی کی کوئی حکایت ہے یا ارشاد ہدایت امت کا وہ عظیم و جلیل عمل اقدس۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہو کر مجھ کو انجام دینا پڑتا ہے۔ پھر سننے والوں کی مصیبت کا کیا پوچھنا، کوئی اونگھتا ہے، کوئی اپنے ساتھیوں سے صبح کے بازار کا بھاؤ پوچھتا ہے۔

بہ تمسخر انگیز تذلیل و تحقیر ہے اس مذہب کے اعمال دینیہ کی جس کے داعی اول نے خطبات و مواعظ سے ایک بادیہ نشین قوم کو روم و ایران کے تمدن کا مالک بنادیا تھا۔ وما كان الله ليظلمهم و لكن كانوا انفسهم يظلمون

یقین کرو کہ جب حضرت مسیح نے بنی اسرائیل کی ذلت و ہلاکت پر ماتم کیا تو شریعت موسوی کے احکام و اعمال کا بعینہ یہی حال تھا جو آج تم نے خدا کی شریعت کا بنا رکھا ہے۔ مسیح اگر ان فروسیوں اور صدوقیوں پر روتا تھا جو گو بڑی بڑی آستینوں کے جُپے پہنتے، ہر وقت دعائیں اور بڑی بڑی مہیب تسبیحیں اپنے ہاتھوں میں رکھتے تھے، پر شریعت کے حکموں کو انہوں نے مسخ اور اعمالِ صالحہ کو بے اثر کر دیا تھا۔ تو ہمیں بھی اپنے عالموں اور صوفیوں پر ماتم کرنا چاہئے جو ان کی طرح سب کچھ کرتے ہیں پھر انکی طرح حقیقت سے بھی خالی ہیں۔ میں سرے سے اس امر کا دشمن ہوں کہ خطبے لکھے ہوئے پڑھے جائیں۔ یہ ایک بدعت ہے جس کا نہ تو قرونِ شہود لہا بالثیر میں ثبوت ملتا ہے اور نہ علتِ حکم اس کا مؤید۔ خطبہ ایک وعظ ہے پس مسجدوں میں ایسے خطیب ہونے چاہئیں جن کو یہ قابلیت حاصل ہو کہ جمعہ کے خطبے کیلئے تیار ہو کر آئیں اور زبانی مثلِ عام مواعظ کے وعظ کہیں۔ ضرور ہے کہ قوم کی موجودہ حالت ان کے پیشِ نظر ہو، جو بیماریاں آج ہمیں لاحق ہیں انہی کا علاج بتائیں نہ کہ ان کا جو آج سے پانچ سو برس پیشتر تھیں۔

خطباتِ عربیہ آج کل رائج ہیں میں نے سب کو پڑھا ہے وہ تو اس وقت کیلئے بھی موزوں نہ تھے جس وقت کیلئے لکھے گئے تھے پھر آج کل کی حالت کا کیا ذکر۔

خطبہ کا یہ مطلب کس نے بتلایا ہے کہ صرف جمعہ و عیدین کے چند مسائل بیان کر دیئے جائیں اور کہہ دیا جائے کہ ایک دن مرنا ہے بس ڈرو اور موت کو یاد کرو۔ بیشک موت کو یاد کرنے سے بڑھ کر انسان کیلئے دنیا میں کوئی نصیحت نہیں ہو سکتی۔ کفایک بالموت و اعظایا عمر۔ لیکن صرف یہ کہہ دینا لوگوں کو ڈرانے کیلئے کافی نہیں ہے۔ موت کی یاد کے ساتھ ان کو اس زندگی کا طریقہ بھی بتلانا چاہئے جو تہ کرہ آخرت کے ساتھ مل کر انسانوں کو دونوں جہاں میں نجات دلا سکتی ہے۔

بڑا مسئلہ زبان کا ہے اور ضرور ہے کہ مختصر سے خطبہ، ماثورہ عربیہ کے بعد وعظ اسی زبان میں ہو جو سامعین کی زبان ہے، ورنہ سمجھ نہیں آتا کہ حاصل کیا۔

شریعت نے کیسی عمدہ مصلحت اس میں رکھی ہے کہ جمعہ کے خطبہ کو نمازِ فرض کا قائم مقام قرار دیا ہے اور سماعت کو فرض بتلایا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں خطبوں کا سماع واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک صرف پہلے کا۔ اس وقت نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس سے مقصود یہی تھا کہ لوگ عملِ عبادت کی طرح نصائح و ہدایت کو بھی سنیں۔ پھر ان نصائح کو اہم ہونا چاہئے کہ مصروفیتِ نماز سے بھی اقدم و انفع ہوں۔ کیا یہ خطبات جو آج تک دبے نہیں بلکہ ایک ایک کر پڑھے جاتے ہیں اور لوگ بیٹھتے ہوئے اونگھتے ہیں، یہی وہ مواعظ ہیں جن کی سماعت فرض اور ان کی موجودگی میں نماز تک ممنوع ہے۔ فاین تذهبون

عقل و شریعت کیلئے ماتم ہے کہ موجودہ علماء اس طریق سے غافل اور اس پر پوری طرح قانع نہیں۔ فما لہاء لاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثاء

بڑی مصیبت یہ ہے کہ مساجد کی امامت عموماً جہلاء کے ہاتھوں میں ہے اور یہ کام ایک ذریعہ معاش بن گیا ہے۔ وہ بے چارے کہاں سے ایسی قابلیت لائیں کہ برجستہ خطبہ دیں اور اس کے تمام شرائط کو پورا کریں۔ خطبہ کے معنی تو یہ ہے کہ نہ صرف عام حالت کی اس میں رعایت کی جائے بلکہ گزشتہ جمعہ کے بعد جو نئے حالات و حوادث دنیا میں گزرے ہیں اور ان کی بناء پر مسلمانوں کو جو کچھ تعلیم کرنا ضروری ہے اس کی بھی رعایت اس میں ملحوظ رہے۔ (گلدستہ مضامین، لاہور، ص ۳۲)

اغتہاہ..... ناظرین غور فرمائیں کہ ابوالکلام آزاد نے کتنا لمبا چوڑا بیان دیا ہے اور کیسے عقل کے گھوڑے دوڑائے ہیں لیکن شرعی دلیل ایک بھی نہیں، سچ ہے اونچی دوکان پھیکا پکوان۔ عام آدمی ابوالکلام آزاد کی عبارت پڑھ کر گمراہ نہ ہوگا تو کیا ہوگا۔ فقیر نے سابقہ اوراق میں اپنے اسلاف کی عربی عبارات کے ساتھ شرعی اصولی دلائل بھی لکھے ہیں لیکن ابوالکلام آزاد نے عقلی ڈھکوسلوں کے ذریعے ایک بدعتِ سیئہ کی بنیاد رکھی ہے جس کا گناہ آج عربی کے برعکس اردو و غیرہ میں خطبہ پڑھنے والے تمام بدعتیوں کا گناہ ابوالکلام آزاد کے کھاتے میں جا رہا ہے۔

چلتے چلتے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی لکھ دوں۔ آپ سے سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جمعہ کے خطبہ اولیٰ کے بجائے وعظ و چند عوام کو احکام شرعیہ میں بتانے اور سمجھانے کے جائز ہے یا نہیں یا قطعی حرام ہے، اردو کلام کرنا اندر خطبوں کے یا خطبوں کا ترجمہ یا آیات و احادیث جو خطبوں میں ہیں ان کا ترجمہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب..... خطبہ خود چند نصیحت ہے مگر اس میں غیر عربی کا خلط مکروہ خلاف سنت متواتر ہے۔ اگر نفس فرض خطبہ خالص دوسری زبان میں بھی ہو وہ ادا ہو جائے گا۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عجم کے ہزاروں شہر فتح کئے اور اس میں منبر نصب کئے اور خطبے پڑھے اور ان کی زبانیں جانتے تھے ان سے گفتگو کرتے تھے مگر کبھی منقول نہیں کہ عربی کے سوا کسی اور زبان میں خطبہ فرمایا یا غیر زبان کو ملایا فہو کف و الکف متبع۔ انہوں نے غیر عربی سے زبان نہ کھولی اور ان کی یہ ادا قابل اتباع ہے۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فہو رد

جس نے ہمارے اس امر دین میں ایسی بدعت نکالی جو دین میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

در مختار میں ہے کہ

صح لو شرع بغير عربية و شرطاً عجزہ و علیٰ هذا الخلاف الخطیبة

اور جس نے نماز غیر عربی میں شروع کی ائمہ نے عجز کی شرط لگائی ہے اور اسی خلاف پر خطبہ ہے۔

رد المحتار میں غرر الافکار شرح درر البیہار سے ہے،

کرہ الدعاء بالعجمیة لان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی عن اطاعة الاعاجم

کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعاجم کی اتباع سے منع فرمایا ہے۔

اسی میں الواو واجبة سے ہے کہ

التکبیر عبادة اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ لا یحب غیر العربیة

تکبیر اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ غیر عربی کو پسند نہیں فرماتا۔

اگر اشائے خطبہ میں مثلاً کسی ہندی کو کوئی فعل ناجائز کرتے دیکھا جیسے خطبہ ہونے کی حالت میں چلنا یا ہنکنا جھلنا اور وہ عربی نہیں سمجھتا تو اردو میں منع کرے کہ یہ حاجت یونہی رفع ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۵۸)

خلاصہ یہ کہ غیر عربی (اردو، فارسی، پنجابی، سندھی، پشتو، سرائیکی وغیرہ) میں خطبہ عربی پڑھنا چاہئے۔ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا مکروہ تحریمی اور بدعت سیئہ ہے۔ کیونکہ نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام خطبات عربی میں ہوئے اور آپ کے وارثین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے باوجود یکہ مختلف ملکوں میں خطبے پڑھے تو عربی میں اگرچہ وہ غیر عربی زبانیں جانتے اور بولتے تھے لیکن خطبات عربی میں پڑھتے تھے، عربی میں خطبات پڑھنا سنت متواتر ہے اور اسلام کا قاعدہ ہے کہ جو فعل و عمل سنت متواتر ہو اس کے خلاف کرنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے۔ اب جو لوگ غیر عربی میں خطبہ پڑھتے ہیں یا اسے جائز کہتے ہیں وہ بدعتی ہیں۔ انہیں اس بدعت سیئہ کا ارتکاب نہیں کرنا چاہئے۔ اگر توبہ نہ کی تو گنہگار ہوں گے قیامت میں ان سے اس کا حساب ہوگا۔

لنگڑے عذر کا حل

اگر وعظ و نصیحت کا شوق ہے تو وہ خطبہ سے پہلے اپنا شوق پورا کر لیں لیکن دونوں خطبے عربی میں پڑھیں یہ عذر کرنا کہ عربی خطبہ لوگ نہیں سمجھتے تو یہ عذر لنگ ہے جس کا حل ہم نے بتا دیا۔ یہی عذر ٹیڈی مجتہدین نے کیا کہ نماز اردو یا غیر عربی میں پڑھنی چاہئے اس لئے کہ جب نمازی اپنے پڑھے ہوئے کو سمجھتا ہی نہیں تو اسے اس نماز کا کیا فائدہ۔ تو اس کا جواب بھی ہمارے علمائے کرام نے یہی دیا ہے کہ غیر عربی میں نماز پڑھنا حرام ہے کیونکہ یہ سنت متوارثہ کے خلاف ہے۔

عاشق اسلام سے درد مندانہ گذارش

ٹیڈی مجتہدین نت نئے رُخنے ڈالتے ہیں۔ آپ اگر اسلام کے عاشق ہیں تو آپ کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنے اسلاف کا دامن نہ چھوڑیں معمولی سہولت کے سہارے اپنے اسلاف سے دوری اختیار نہ کریں۔

مسائل خطبہ

یہاں خطبہ کے مسائل عرض کر دوں۔

خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے ہو اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کیلئے شرط ہے یعنی خطیب کے سوا تین مرد، اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو، اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا، یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا، یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو خطبہ ہو جائے گا۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ..... خطبہ ذکر الہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا، اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے پر ہی اکتفا کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ..... چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا یا تعجب کے طور پر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو فرض خطبہ ادا نہ ہوا۔ (عائسی)

مسئلہ..... خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ..... سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طویل مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں میں۔ (درمختار، حنفیہ)

خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں

(۱) خطیب کا پاک ہونا (۲) کھڑا ہونا (۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا (۴) خطیب کا منبر پر ہونا (۵) سامعین کی طرف منہ اور (۶) قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو (۷) حاضرین کا متوجہ بہ امام ہونا (۸) خطبہ سے پہلے **اعوذ باللہ** آہستہ پڑھنا (۹) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں (۱۰) **الحمد** سے شروع کرنا (۱۱) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا (۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا (۱۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا (۱۴) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا (۱۵) پہلے خطبے میں وعظ و نصیحت ہونا (۱۶) دوسرے میں حمد و ثناء شہادت و درود کا اعادہ کرنا (۱۷) دوسرے خطبے میں مسلمانوں کیلئے دعا کرنا (۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا (۱۹) دونوں کے درمیان بقدر تین آیتیں پڑھنے کے بیٹھنا۔

مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبے میں آواز پہلے خطبے کی نسبت پست ہو اور خلفائے راشدین و عتیمین مکرّمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو، بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں۔

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهدي الله فلا مضل له و من يضلل الله فلا هادي له ۔

مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کیلئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے، البتہ امام ابھی خطبے کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے، خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ (عالمگیری، درمختار، شیعہ وغیرہ)

مسئلہ..... بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ تحض جھوٹ اور حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ..... خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دنوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ..... غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلافِ سبب متوارثہ ہے۔ یوں ہی خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہئے اگرچہ عربی ہی کے ہوں، دو ایک شعر چند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ دے تو حرج نہیں۔

مسئلہ..... جماعت ہو یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ہوں۔

مسئلہ..... اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا ان پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔ (عائگیری، رد المحتار)

مسئلہ..... خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے اور دوسرے تین آگئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کیلئے انہیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔ (در مختار)

مسئلہ..... پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دورہ گئے تو جمعہ باطل ہو گیا نئے سرے سے جمعہ کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے مگر تین مرد باقی ہیں یا سجدہ کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے مگر پہلے رکوع میں آکر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ جائز ہے۔ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ..... امام نے جب اللہ اکبر کہا اس وقت مقتدی با وضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے اور دوسرے لوگ آگئے یہ چلے گئے تو جمعہ ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے پھر اور لوگ آگئے تو امام نئے سرے سے تحریمہ باندھے۔ (خانیہ)

جمعہ کے دو خطبے

اکثر عوام خطباء کو دیکھا گیا ہے کہ جمعہ وغیرہ کے خطبات یا نہیں کر سکتے فقیران کی سہولت کیلئے عربی میں جمعہ کے دونوں خطبے درج کر رہا ہے یہ عیدین اور خطبہ نکاح کیلئے کام دے سکتے ہیں۔ ہاں علیحدہ علیحدہ خطبات کا جی چاہے تو فقیر کے خطبات اور یہ مطبوعہ عام ہیں، وہی منکولیں آسانی ہوگی۔

تمت الرسالہ المبارکہ بالخیر

الحمد لله على ذلك و صلى الله تعالى على حبيبہ و على آله و اصحابہ اجمعين

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۲ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ

جمعہ کا پہلا خطبہ

آہستہ اور ہلکی آواز سے بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر مندرجہ ذیل خطبہ شروع کر دیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ كَانَ نَبِيًّا وَاَدُمُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْطِّينِ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰی آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ !
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهِ الْمَجِيْدِ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يُّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا نَّفَضُوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ۝
قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الْلَهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّٰزِقِيْنَ ۝ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ اِلَّا مَرِيْضًا اَوْ مُسَافِرًا
اَوْ تِجَارَةً اِسْتَفْنٰی اللّٰهُ عَنْهُ ۝ وَاللّٰهُ غَنٰی حَمِيْدًا ۝

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ ۝

اِنَّهُ تَعَالٰی جَوَادٌ كَرِيْمٌ قَدِيْمٌ مَّلِكٌم بَرُّرءٌ وَفٌ رَّحِيْمٌ ۝

پہلے خطبہ کے بعد منبر پر بیٹھ جائیں اور چودہ بار اللہ اکبر پڑھ کر دوسرا خطبہ پڑھیں۔ یہاں ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگیں، ہاں دل میں جو جی چاہے تھوڑا اور آرزو رکھیں۔

دوسرا خطبہ جمعہ

آہستہ اور ہلکی آواز سے بسم اللہ شریف پڑھ کر خطبہ پڑھیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ط وَمَنْ يَضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى
عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ خُصُوصاً عَلَى أُولِ الصَّحَابَةِ وَأَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِيقِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عَلَى أَهْلِ الْآصْحَابِ مَخْرَجِ الصِّدْقِ
وَالصَّوَابِ ط أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عَلَى جَامِعِ الْقُرْآنِ كَامِلِ
الْأَحْيَاءِ وَالْإِيمَانِ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عَلَى مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ
وَالْغَرَائِبِ أَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عَلَى
عَمَمِيهِ الشَّرِيفَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْأَدْنَسِ الْحَمْرَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ط وَ عَلَى
سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بِنْتِ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا ط وَ عَلَى الْإِمَامَيْنِ الْهُدَايَيْنِ
السَّعِيدَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ الْمَغْفُورَيْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ وَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا وَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط عِبَادَ اللّٰهِ - إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى
وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ط أَذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ
وَأَدْعُوهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ - وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى أَغْلَى وَأَوْلَى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهْمُّ وَأَكْبَرُ ط